احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
CPL 61

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

ہفتہ 29- اپریل 2000ء - 23 محرم 1421 ہجری - 29- شہادت 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 95

ہفتہ 29- اپریل 2000ء

درود شریف کی عظیم برکات

حضرت ابوطلحہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ ایک صبح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے چہرہ پر خاص بشاشت تھی اور خوشی کے آثار آپ کے چہرہ پر نمایاں تھے۔ صحابہ نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا آج میرے رب کی طرف سے ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا تمہاری امت میں سے جو شخص تم پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کی دس بدیاں معاف فرمائے گا اور اس کے دس درجات بلند کرے گا اور ویسی ہی رحمت اس پر نازل کرے گا (جیسی اس نے تمہارے لئے مانگی تھی)

(مسند احمد- مسند المدنیین حدیث نمبر 15759)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

”درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں۔ اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے۔ ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہیں۔ اور بہت ہی تضرع سے چاہیں۔ اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو۔ بلکہ چاہئے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی دوستی اور محبت ہو۔ اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مانگی جائیں۔ کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں...... اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے۔ کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ ملول ہو۔ اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو۔ اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔“

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 24‘25)

”اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں۔ لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔ جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے۔ پس جو فیضان شخص مدعولہ پر ہوتا ہے۔ وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں۔ اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں۔ بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے۔ مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے۔“

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 24‘25)

”درود شریف کے پڑھنے کی مفصل کیفیت پہلے لکھ چکا ہوں...... کسی تعداد کی شرط نہیں۔ اس قدر پڑھا جائے۔ کہ کیفیت صلوٰۃ سے دل مملو ہو جائے۔ اور ایک انشراح اور لذت اور حیات قلب پیدا ہو جائے۔ اور اگر کسی وقت کم پیدا ہو۔ تب بھی بیدل نہیں ہونا چاہئے۔ سو جس قدر میسر آوے۔ اس کو کبریت احمر سمجھے۔ اور اس میں دل و جان سے مصروفیت اختیار کرے۔“

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 26)

ایک شخص نے بیعت کے بعد حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضور مجھے کوئی وظیفہ بتائیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ ”نمازوں کو سنوار کر پڑھو۔ کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے۔ اور اس میں ساری لذت اور خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ صدق دل سے روزے رکھو۔ صدقہ و خیرات کرو۔ درود و استغفار پڑھا کرو۔“

(الحکم جلد 7- 28 فروری 1903ء)

”(اے لوگو) اس محسن نبی پر درود بھیجو۔ جو خداوند رحمان و منان کی صفات کا مظہر ہے۔ کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے۔ اور جس دل میں آپ کے احسانات کا احساس نہیں۔ اس میں یا تو ایمان ہے ہی نہیں اور یا پھر وہ اپنے ایمان کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔“

(اعجاز المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 ص 5‘6)

صدقاتُ کی کمی کی تلافی

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے نام اپنے مکتوب گرامی میں حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا کہ

”میں نے آپ کا خط پڑھا۔ میں انشاء اللہ الکریم آپ کے لئے دعا کروں گا۔ تا یہ حالت بدل جائے۔ اور انشاء اللہ دعا قبول ہو گی۔ مگر میں آپ کو ابھی صلاح نہیں دیتا۔ کہ اس تنخواہ پر آپ دس روپیہ ماہوار بھیجا کریں۔ کیونکہ تنخواہ قلیل ہے۔ اور اہل و عیال کا حق ہے بلکہ میں آپ کو تاکیدی طور پر اور حکماً لکھتا ہوں۔ کہ آپ اس وقت تک کہ خدا تعالیٰ کوئی باگنجائش اور کافی ترقی بخشے۔ یہی تین روپے بھیج دیا کریں۔ اگر میرا کانشنس اس کے خلاف کہتا تو میں ایسا ہی لکھتا مگر میرا نور قلب یہی مجھے اجازت دیتا ہے۔ کہ آپ اس مقررہ چندہ پر قائم رہیں۔ ہاں بجائے زیادت کے درود شریف پڑھا کریں۔ کہ وہی ہدیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچتا ہے۔ ممکن ہے کہ اس ہدیہ کے ارسال میں آپ سے سستی ہوئی ہو۔“ (درود شریف ص 139)

نادر تاریخی تصاویر

○ ”خلافت لائبریری“ ربوہ میں سلسلہ احمدیہ کے پرانے بزرگوں خصوصاً رفقاء کرام اور دیگر خدام کی نادر‘ تاریخی تصاویر محفوظ رکھنے کا انتظام موجود ہے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اگر ان کے پاس اپنے بزرگوں سے متعلق تاریخی تصاویر موجود ہیں تو خلافت لائبریری سے رابطہ قائم فرماویں۔ آپ کی تاریخی تصاویر سے لائبریری کے لئے نئی تصاویر تیار کی جائیں گی۔ اصل تصاویر پوری حفاظت کے ساتھ آپ کو واپس کر دی جائیں گی۔ امید ہے کہ احباب اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔

(انچارج خلافت لائبریری)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر نمبر 106

خدانما مجلس اور اس کا وجد آفریں تصور

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بلند پایہ بزرگ حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی کے قلم سے:-

مجھے ایک لمبا عرصہ حضور کی صحبت میں بیٹھنے کا میسر آیا۔ میں نے کبھی نہ دیکھا کہ حضور نے اپنی مجلس میں کسی شخص کی بناوٹ اور ظاہری شکل و صورت کی وجہ سے ناک بھوں چڑھائے ہوں۔ یا آپ کی زبان مبارک سے کوئی ایسا لفظ نکلا ہو جس سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ حضور اس کے کسی جسمانی نقص کی وجہ سے اظہار نفرت فرما رہے ہیں۔ بلکہ ادنیٰ سے ادنیٰ غریب انسان کو بھی میاں اور آپ کے لفظ سے مخاطب فرمایا کرتے تھے۔

مجھے حضور کی مجلس میں ہزار ہا مرتبہ نہیں تو سینکڑوں مرتبہ بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔ حضور کی مجلس میں اللہ جلشانہ کی عظمت و کبریائی کا ہی اظہار ہوتا تھا۔ حضور ایسے رنگ میں اللہ جلشانہ کا ذکر فرماتے کہ ایک سخت سے سخت دل انسان بھی اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد کرنے لگتا تھا۔ اور اسے اپنی ناشکری کا احساس ہونے لگتا تھا۔ ایک طرف ندامت کی موجیں اسے ڈھانپ لیتی تھیں۔ اور دوسری طرف وہ محبت الٰہی میں سرشار ہو جاتا تھا۔

جو خدا تعالیٰ میں کھوئے جاتے ہیں۔ وہی اس کے بندوں کو بھی شناخت کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ؎

قدر زر زرگر بداند
قدر جوہر جوہری

نورالدین اعظم بھی آپ کی مجلس کا رکن تھا۔ اور وہی اس انسان کے مقام کو سمجھ سکتا تھا۔ اکثر اوقات ہم نے دیکھا کہ نورالدین اعظم اس زمانے کے راست باز کی مجلس میں حاضر ہوا۔ اور سب سے پیچھے ہی بیٹھ گیا۔ حضور جب اپنے اس پیارے کو نہ دیکھتے تو فرماتے کیا مولوی صاحب نہیں آئے۔ تو دوست عرض کرتے کہ حضور مولوی صاحب حاضر ہیں۔ تب حضور فرماتے کہ مولوی صاحب یہاں آ جائیں۔ نورالدین اعظم اس حکم کو سن کر اٹھتا اور حضور کے قریب دوزانو ہو کر ادب سے بیٹھ جاتا۔ اور جب حضرت اقدس کچھ فرماتے۔ تو نورالدین اعظم۔ حضور درست ہے کہہ کر خاموش ہو جاتا۔ اور جب تک مجلس میں رہتا گردن جھکائے ہوئے اور آنکھیں نیچی کئے ہوئے رہتا۔

یہی وہ ادب تھا۔ یہی وہ شناخت تھی۔ جس نے نورالدین کو نورالدین بنا دیا۔ اور خدائے قدوس کی تجلیات نے اسے ایسا منور کر دیا تھا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود کا پہلا جانشین منتخب ہوا۔ اور خدا نے خود آسمان سے اس کی شہادت دے دی۔

پس اے میرے یاران طریقت ادب کرنا سیکھو۔ اور جب کسی خدا کے بندہ کی مجلس میں بیٹھو تو ادب سے بیٹھو۔ اور یہ جان کر بیٹھو کہ تم کچھ بھی نہیں جانتے ہو۔ کیونکہ یہی خدا کے بندوں کی مجلس کا ادب ہے۔

(الحکم 28۔نومبر 1936ء صفحہ 4)

مسئلہ "کشف قبور" پر حقیقت افروز تبصرہ

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی بیان فرماتے ہیں:-

"ایک فقیر صاحب آئے۔ انہوں نے گفتگو کرتے کرتے یہ کہا کہ پچھلے ولیوں کو تو کشف قبور ہوا کرتا تھا۔ آپ کو بھی ہوتا ہے حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ کہ ہم پچھلوں پر کوئی حملہ نہیں کرتے۔ انہوں نے اگر ایسا کیا تھا۔ تو گذر گئے۔ اور اپنی نیک نیتی سے جو کر گئے ان کو ثواب ہو گا۔ مگر آپ کا تو یہ زمانہ ہے آپ کو خود سمجھنا چاہئے کہ کشف قبور سے دین کو کیا فائدہ ہو گا۔ اگر کسی کو کشف قبور ہوتا ہے۔ کبھی ایسے شخص نے آپ کو بھی کشف قبور کرایا ہے۔ فقیر صاحب بولے مجھے تو کبھی کسی نے نہیں کرایا۔ تو پھر آپ کو کس طرح یہ یقین ہو گیا۔ کہ فلاں شخص کو کشف قبور ہوتا ہے اگر اس کو بھی نہ ہوتا ہو اور وہ یونہی باتیں ہی بناتا ہو۔ وہ فقیر ہنس پڑا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ آپ سارے قرآن کریم کو پڑھ کر دیکھ لیں۔ اور ساری ہی حدیثوں کو بھی پڑھ کر دیکھ لیں۔ کہیں بھی یہ بات نہ ملے گی کہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کشف قبور ہوتا تھا۔ پس ہم کیسے ایسے عقیدہ کے قائل ہو جاویں اگر کسی وقت ہمیں ایسی ضرورت پڑ جاوے کہ کشف قبور سے دین کے زندہ ہونے کا یقین ہو جائے۔ تو ہم تو ایسے کشف قبور کو مانتے ہیں کہ ہم بھی قبر والے سے باتیں کریں۔ اور دوسرے سے بھی باتیں کرا سکتے ہیں۔ ورنہ یوں تو ہم اس کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔ کشف قبور سے اگر (دین) کو فائدہ نہیں۔ تو کشف قبور ہمیں کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ اور جس چیز سے دین کو فائدہ نہ ہو وہ عبث ہے۔"

(الحکم 7۔دسمبر 1936ء صفحہ 3)

عطیہ خون
خدمت بھی
عبادت بھی

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 2۔مئی 2000ء

12-30 a.m.	ترکی پروگرام۔
1-00 a.m.	فرانسیسی پروگرام۔
2-00 a.m.	روحانی خزائن۔
2-25 a.m.	ہومیو پیتھی کلاس نمبر116
3-35 a.m.	نارویجین سیکھئے۔
4-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
4-35 a.m.	چلڈرنز کلاس۔
5-15 a.m.	لقاء مع العرب۔نمبر313
6-15 a.m.	ایم ٹی اے سپورٹس۔
7-05 a.m.	اردو کلاس۔نمبر273
8-25 a.m.	نارویجین سیکھئے
8-55 a.m.	فرانسیسی پروگرام۔
10-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
10-35 a.m.	چلڈرنز کلاس۔
11-10 a.m.	پشتو پروگرام۔
12-20 p.m.	روحانی خزائن۔
12-45 p.m.	لقاء مع العرب نمبر313
2-00 p.m.	اردو کلاس نمبر273
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔خبریں۔
4-40 p.m.	فرانسیسی پروگرام۔
5-00 p.m.	بنگالی ملاقات
6-05 p.m.	بنگالی سروس۔
7-05 p.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر87
8-15 p.m.	فرانسیسی پروگرام۔
8-40 p.m.	چلڈرنز کارنر۔
8-55 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت۔
10-15 p.m.	اردو کلاس۔نمبر277
11-30 p.m.	لقاء مع العرب۔نمبر314

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ 3۔مئی 2000ء

12-30 a.m	ایم ٹی اے ناروے پروگرام۔
1-05 a.m.	بنگالی ملاقات۔
2-05 a.m.	ہماری کائنات۔
2-35 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس
3-35 a.m.	فرانسیسی پروگرام۔
4-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
4-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
5-00 a.m.	لقاء مع العرب۔نمبر314
5-55 a.m.	بنگالی ملاقات
7-05 a.m.	اردو کلاس نمبر277
8-30 a.m.	فرانسیسی پروگرام۔
8-55 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر87
10-05 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
10-55 a.m.	سواحیلی پروگرام۔
12-00 p.m.	ہماری کائنات۔
12-45 p.m.	لقاء مع العرب۔نمبر314
1-55 p.m.	اردو کلاس۔نمبر277
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔خبریں۔
4-35 p.m.	اردو اسباق نمبر3
5-10 p.m.	اطفال سے ملاقات۔
6-10 p.m.	بنگالی سروس۔
7-10 p.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر88
8-10 p.m.	اردو اسباق نمبر3۔
8-55 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت۔
10-15 p.m.	اردو کلاس نمبر278
11-20 p.m.	لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 4۔مئی 2000ء

12-25 a.m	ایم ٹی اے فرانس پروگرام
12-55 a.m.	اطفال سے ملاقات۔
1-55 a.m.	درثمین۔آمین
2-25 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر88
3-25 a.m.	اردو اسباق۔
4-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
4-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
5-00 a.m.	لقاء مع العرب۔نمبر315
6-05 a.m.	اطفال سے ملاقات۔
7-05 a.m.	اردو کلاس۔نمبر278
8-25 a.m.	اردو اسباق۔
8-55 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر88
10-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
10-35 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
11-00 a.m.	سندھی پروگرام۔
12-00 p.m.	درثمین۔
12-45 p.m.	لقاء مع العرب۔نمبر315
1-50 p.m.	اردو کلاس۔نمبر278
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔خبریں۔
4-35 p.m.	عربی سیکھئے۔
4-55 p.m.	لقاء مع العرب
6-05 p.m.	بنگالی سروس۔
7-10 p.m.	ہومیو پیتھی کلاس نمبر117
8-15 p.m.	چلڈرنز کارنر۔(یسرنا القرآن)
8-25 p.m.	چلڈرنز کارنر (جلسہ سیرۃ النبی)
8-55 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت۔درس ملفوظات۔
10-25 p.m.	اردو کلاس۔نمبر280
11-25 p.m.	لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

مرتبہ: مکرم فرید احمد ناصر صاحب

حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ کی

نصیحت کے انداز اور جماعت کے واعظین کو نصائح

نصیحت کا پیرایہ

ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن کو بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس جادلھم (-) (النحل:126) کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو۔ اسی طرز کلام ہی کا نام خدا نے حکمت رکھا ہے چنانچہ فرماتا ہے یوتئ الحکمۃ (-) (البقرہ:270) مگر یاد رکھو جیسی یہ باتیں حرام ہیں ویسے ہی نفاق بھی حرام ہے۔ اس بات کا بھی خیال رکھنا کہ کہیں پیرایہ ایسا نہ ہو جاوے کہ اس کا رنگ نفاق سے مشابہ ہو۔ موقعہ کے موافق ایسی کارروائی کرو جس سے اصلاح ہوتی ہو۔ تمہاری نرمی ایسی نہ ہو کہ نفاق بن جاوے اور تمہارا غضب ایسا نہ ہو کہ بارود کی طرح جب آگ لگے تو ختم ہونے میں ہی نہیں آتی۔ بعض لوگ تو غصہ سے سودائی ہو جاتے ہیں اور اپنے ہی سر میں پتھر مار لیتے ہیں۔ اگر ہمیں کوئی گالی دیتا ہے تب بھی صبر کرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب کسی کے پیرومرشد کو گالیاں دی جاویں یا اس کے رسول کو ہتک آمیز کلمے کہے جاویں تو کیسا جوش ہوتا ہے مگر تم صبر کرو اور حلم سے کلام کرو۔

(ملفوظات جلد سوم ص 104)

تقویٰ حاصل کرنے کا طریق

اخلاص اور محبت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے لیکن بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بغض اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا تعالیٰ ان کو اس آیت کے نیچے نہ لاتا۔ بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے۔ ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے۔ یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا اسے پاک نہ کرے۔ جب تک اتنی دعا نہ کرے کہ مرجاوے تب تک سچی تقوے حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد سوم ص591)

نصیحت کرنے والا خود بے عمل نہ ہو

انسان کی فطرت میں نمونہ پرستی ہے وہ نمونہ سے بہت جلد سبق لیتا ہے۔ ایک شرابی اگر کہے کہ شراب نہ پیئو یا ایک زانی کہے کہ زنا نہ کرو، ایک چور دوسرے کو کہے کہ چوری نہ کرو تو ان کی نصیحتوں سے دوسرے کیا فائدہ اٹھائیں گے بلکہ وہ تو کہیں گے بڑا ہی خبیث ہے وہ جو خود کرتا ہے اور دوسروں کو اس سے منع کرتا ہے جو لوگ خود ایک بدی میں مبتلا ہو کر اس کا وعظ کرتے ہیں۔ وہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ دوسروں کو نصیحت کرنے والے اور خود عمل نہ کرنے والے بے ایمان ہوتے ہیں اور اپنے واقعات کو چھوڑ جاتے ہیں۔ ایسے واعظوں سے دنیا کو بہت بڑا نقصان پہنچتا ہے۔

ایک مولوی کا ذکر ہے کہ اس نے ایک مسجد کا بہانہ کرکے ایک لاکھ روپیہ جمع کیا۔ ایک جگہ وہ وعظ کر رہا تھا اس کے وعظ سے متاثر ہو کر ایک عورت نے اپنی پازیب اتار کر اس کو چندہ میں دے دی۔ مولوی صاحب نے کہا کہ اے نیک عورت کیا تو چاہتی ہے کہ تیرا دوسرا پاؤں جہنم میں جائے۔ اس نے فی الفور دوسری پازیب بھی اتار کر اسے دے دی۔ مولوی صاحب کی بیوی بھی اس وعظ میں موجود تھی۔ اس کا اس پر بھی بڑا اثر ہوا اور جب مولوی صاحب گھر میں آئے تو دیکھا کہ ان کی عورت روتی ہے اور اس نے اپنا سارا زیور مولوی صاحب کو دے دیا کہ اسے بھی مسجد میں لگا دو۔ مولوی صاحب نے کہا کہ تو کیوں ایسا روتی ہے یہ تو صرف چندہ کی تجویز تھی اور کچھ نہ تھا۔

غرض ایسے نمونوں سے دنیا کو بہت بڑا نقصان پہنچا ہے۔ ہماری جماعت کو ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے تم ایسے نہ بنو۔

(ملفوظات جلد سوم 518)

جماعت کے واعظین کی صفات

یہ امر بہت ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے واعظ تیار ہوں۔ لیکن اگر دوسرے واعظوں اور ان میں کوئی امتیاز نہ ہو تو فضول ہے۔ یہ واعظ اس قسم کے ہونے چاہئیں۔ جو پہلے اپنی اصلاح کریں اور اپنے چلن میں ایک پاک تبدیلی کرکے دکھائیں، تاکہ ان کے نیک نمونوں کا اثر دوسروں پر پڑے۔ عملی حالت کا عمدہ ہونا یہ سب سے بہترین وعظ ہے۔ جو لوگ صرف وعظ کرتے ہیں، مگر خود اس پر عمل نہیں، وہ دوسروں پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈال سکتے، بلکہ ان کا وعظ بعض اوقات اباحت پھیلانے والا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سننے والے جب دیکھتے ہیں کہ وعظ کہنے والا خود عمل نہیں کرتا۔ تو وہ ان باتوں کو بالکل خیالی سمجھتے ہیں۔ اس لئے سب سے اول جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے وہ اس کی عملی حالت ہے۔ دوسری بات جو ان واعظوں کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ان کو صحیح علم اور واقفیت ہمارے عقائد اور مسائل کی ہو۔ جو کچھ ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس کو انہوں نے پہلے خود اچھی طرح پر سمجھ لیا ہو اور ناقص اور ادھورا علم نہ رکھتے ہوں کہ مخالفوں کے سامنے شرمندہ ہوں۔ اور جب کسی نے کوئی اعتراض کیا تو گھبرا گئے کہ اب اس کا کیا جواب دیں۔ غرض علم صحیح ہونا ضروری ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ ایسی قوت اور شجاعت پیدا ہو کہ حق کے طالبوں کے واسطے ان میں زبان اور دل ہو۔ یعنی پوری دلیری اور شجاعت کے ساتھ بغیر کسی قسم کے خوف و ہراس کے اظہار حق کے لئے بول سکیں اور حق گوئی کے لئے ان کے دل پر کسی دولت مند کا تمول یا بہادر کی شجاعت یا حاکم کی حکومت کوئی اثر پیدا نہ کر سکے۔ یہ تین چیزیں جب حاصل ہو جائیں۔ تب ہماری جماعت کے واعظ مفید ہو سکتے ہیں۔

یہ شجاعت اور ہمت ایک کشش پیدا کرے گی کہ جس سے دل اس سلسلہ کی طرف کھچے چلے آئیں گے، مگر یہ کشش اور جذب دو چیزوں کو چاہتی ہے جن کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔ اول پورا علم ہو۔ دوم تقویٰ ہو۔ کوئی علم بدوں تقویٰ کے کام نہیں دیتا ہے اور تقویٰ بدوں علم کے نہیں ہو سکتا۔ سنت اللہ یہی ہے۔ جب انسان پورا علم حاصل کرتا ہے، تو اسے حیا اور شرم بھی دامنگیر ہو جاتی ہے۔ پس ان تینوں باتوں میں ہمارے واعظ کامل ہونے چاہئیں۔ اور یہ میں اس لئے چاہتا ہوں کہ اکثر ہمارے نام خطوط آتے ہیں۔ فلاں سوال کا جواب کیا ہے؟ فلاں اعتراض کرتے ہیں اس کا کیا جواب دیں؟ اب ان خطوط کے کس قدر جواب لکھے جاویں۔ اگر خود یہ لوگ علم صحیح اور پوری واقفیت حاصل کریں اور ہماری کتابوں کو غور سے پڑھیں تو وہ ان مشکلات میں نہ رہیں۔

(ملفوظات جلد دوم ص281، 282)

وعظ کا منصب

نااہل پلید لوگ سچی اور حق و حکمت کی بات سن ہی نہیں سکتے اور جب کبھی کوئی بات معرفت اور حکمت کی ان کے سامنے پیش کی جائے تو وہ اس پہ توجہ نہیں کرتے بلکہ لاپرواہی سے ٹال دیتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ وہ لوگ جو حق کہیں وہ بھی تھوڑے ہیں۔ محض اللہ تعالیٰ کے لئے کسی کو حق کہنے والے لوگوں کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ گویا ہے ہی نہیں۔ علی العموم واعظ وعظ کہتے ہیں، لیکن ان کی اصل غرض اور مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ لوگوں سے کچھ وصول کریں اور دنیا کماویں۔ یہ غرض جب اس کی باتوں کے ساتھ ملتی ہے تو حقانیت اور للٰہیت کو اپنی تاریکی میں چھپا لیتی ہے اور وہ لذت اور معرفت کی خوشبو جو کلام الٰہی کے سننے سے دل و دماغ میں پہنچتی اور روح کو معطر کر دیتی ہے وہ خود غرضی اور دنیا پرستی کے تعفن میں دب کر رہ جاتی ہے اور اسی مجلس میں لوگ کہہ اٹھتے ہیں۔ میاں یہ ساری باتیں ٹکڑا کمانے کی ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اکثر لوگوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ذریعۂ معاش قرار دے لیا ہے، لیکن ہر ایک ایسا نہیں ہے۔

ایسے پاک دل انسان بھی ہوتے ہیں جو صرف اس لئے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں لوگوں تک پہنچاتے ہیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے وہ مامور ہیں اور اس کو فرض سمجھتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اس طرح پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں۔ وعظ کا منصب ایک اعلیٰ درجہ کا منصب ہے اور وہ گویا شان نبوت اپنے اندر رکھتا ہے! بشرطیکہ خدا ترسی کو کام میں لایا جاوے۔

وعظ کہنے والا اپنے اندر خاص قسم کی اصلاح کا موقعہ پا لیتا ہے۔ کیونکہ لوگوں کے سامنے یہ ضروری ہوتا ہے کہ کم از کم اپنے عمل سے بھی ان باتوں کو کرکے دکھاوے جو وہ کہتا ہے۔

بہرحال اگر ایک آدمی اپنی ہی غرض و منشاء کے لئے کوئی بھلی بات کہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس سے اس لئے اعراض کیا جائے کہ وہ اپنی کسی ذاتی غرض کی بنا پر کہہ رہا ہے۔ وہ بات جو کہتا ہے وہ تو بجائے خود ایک عمدہ بات ہے۔ نیک دل انسان کو لازم ہے کہ وہ اس بات پر غور کرے جو وہ کہہ رہا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ان اغراض و مقاصد پر بحث کرتا رہے جن کو ملحوظ رکھ کر وعظ کہہ رہا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص372، 373)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز بیان کو اگر غور سے دیکھتے، تو ان کو وعظ کہنے کا بھی ڈھنگ آ جاتا۔ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا ہے اور پوچھتا ہے کہ سب سے بہتر نیکی کونسی ہے۔ آپ اس کو جواب دیتے ہیں کہ سخاوت، دوسرا آ کر یہی سوال کرتا ہے، تو اس کو جواب ملتا ہے۔ ماں باپ کی خدمت۔ تیسرا آتا ہے۔ اس کو جواب کچھ اور ملتا ہے۔ سوال ایک ہی ہوتا ہے۔ جواب مختلف۔ اس پر لوگوں نے یہاں پہنچ کر ٹھوکر کھائی ہے اور عیسائیوں نے بھی ایسی حدیثوں پر بڑے بڑے اعتراض کئے ہیں، مگر احمقوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مفید اور مبارک طرز جواب پر غور نہیں کی۔

اس میں سِرّ یہی تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس قسم کا مریض آتا تھا۔ اس کے حسب حال نسخہ شفا بتلا دیتے تھے جس میں مثلاً بخل کی عادت تھی اس کے لئے بہترین نیکی یہی ہو

سکتی تھی کہ اس کو ترک کرے۔ جو ماں باپ کی خدمت نہیں کرتا تھا، بلکہ ان کے ساتھ سختی کے ساتھ پیش آتا تھا۔ اس کو اسی قسم کی تعلیم کی ضرورت تھی کہ وہ ماں باپ کی خدمت کرے۔
(ملفوظات جلد اول ص 374)

تقریر اور وعظ میں محض للّٰہیت مقصود ہو

سب صاحبان متوجہ ہو کر سنیں۔ میں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قیل و قال جو لیکچروں میں ہوتی ہے۔ اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض وغایت آکر اس پر ہی نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔ میں اس بات پر راضی نہیں ہوتا، میں تو یہی پسند کرتا ہوں اور نہ بناوٹ اور تکلف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا یہی اقتضا ہے کہ جو کام ہو اللہ کے لئے ہو جو بات ہو۔ خدا کے واسطے ہو۔ اگر اللہ کی رضا اور اس کے احکام کی تعمیل میرا مقصد نہ ہوتا، تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مجھے تقریریں کرنی اور وعظ سنانا تو ایک طرف، میں تو ہمیشہ خلوت ہی کو پسند کرتا ہوں اور تنہائی میں وہ لذت پاتا ہوں جس کو بیان نہیں کر سکتا، مگر کیا کروں بنی نوع کی ہمدردی کھینچ کھینچ کر باہر لے آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، جس نے مجھے (دعوت الی اللہ) پر مامور کیا ہے۔ میں نے یہ بات، کہ ظاہری قیل و قال ہی کو پسند نہ کیا جائے، اس لئے بیان کی ہے کہ ہر خیر میں بھی شیطان کا حصہ رکھا ہوا ہوتا ہے۔ پس جب انسان وعظ کے لئے کھڑا ہوتا ہے، تو اس میں شک نہیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بہت ہی عمدہ کام ہے، مگر اس منصب پر کھڑا ہونے والے کو ڈرنا چاہئے کہ اس میں مخفی طور پر شیطان کا بھی حصہ ہے۔ کچھ تو واعظ کے بخرہ میں آتا ہے اور کچھ سننے والوں کے حصہ میں۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ جب واعظ وعظ کے لئے کھڑے ہوتے ہیں، تو مقصود اور دلی تمنا صرف یہ ہوتی ہے کہ میں ایسی تقریر کروں کہ سامعین خوش ہو جائیں۔ ایسے الفاظ اور فقرات بولوں کہ ہر طرف سے واہ واہ کی آوازیں آئیں۔ میں اس قسم کی تقریر کرنے والوں کے مقاصد کو اس سے بڑھ کر نہیں سمجھتا۔ جیسے بھڑوے، بقال، قوال گویئے یہی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے سننے والے ان کی تعریفیں کریں۔

پس جب ایک مجمع کثیر سننے والا ہو اور اس میں ہر ایک مذاق اور درجہ کے لوگ موجود ہوں، تو خدا کی طرف کی آنکھ کھلی نہیں ہوتی۔ اِلّا ماشاء اللہ مقصود یہی ہوتا ہے کہ سننے والے واہ واہ کریں۔ تالیاں بجائیں اور چیز دیں۔ غرض یہ حصہ شیطان کا واعظ یا بولنے والے میں ہوتا ہے اور سامعین میں شیطانی حصہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بولنے والے کی فصاحت و بلاغت زبان پر پوری حکومت اور قادر الکلامی، برمحل اشعار، کہانیوں اور ہنسانے والے لطیفوں کو پسند کریں اور داد دیں تاکہ سخن فہم ثابت ہوں۔ گویا ان کا مقصود بجائے خود خدا سے دور ہوتا ہے اور بولنے والے کا الگ۔ وہ بولتا ہے مگر خدا کے لئے نہیں اور یہ سنتے ہیں، مگر ان باتوں کو دل میں جگہ نہیں دیتے، اس لئے کہ وہ خدا کے لئے نہیں سنتے۔ یہ کیوں ہوتا ہے صرف اس بات کے واسطے کہ ایک لذت حاصل کریں۔ یاد رکھو! انسان دو قسم کی لذتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک روح کی لذت ہے۔ دوسری نفس کی لذت۔

روحانی لذت تو ایک باریک اور عمیق راز ہے۔ جس پر اگر کسی کو اطلاع مل جائے اور ساری عمر میں ایک مرتبہ بھی جس کو یہ سرور اور ذوق مل جائے وہ اس سے سرشار اور مست ہو جائے۔ نفسانی لذتیں ایسی ہیں کہ ہمیشہ آنی اور فانی ہوتی ہیں۔ نفسانی لذت وہ لذت ہے، جس کے ساتھ ایک طوائف بازاروں میں ناچ کرتی ہے۔ وہ بھی اس لذت میں شریک ہیں۔ جیسے مولوی واعظ کی حیثیت میں گاتا ہے اور لوگ اس کو پسند کرتے ہیں۔ ویسے ہی بازاری عورت گاتی ہے، اسے بھی پسند کرتے ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نفس یہی چیز ہے جو ایک واعظ کے وعظ سے بھی لذت اٹھاتا ہے اور دوسری طرف ایک بدکار عورت کے گانے سے بھی لذت اٹھاتا ہے، حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ یہ عورت بدکار ہے۔ اس کے اخلاق، اس کی معاشرت بہت ہی قابل نفرت ہے، لیکن اس پر بھی اگر وہ اس کی باتوں اور اس کے گانے سے لذت اٹھاتا ہے اور اس کو نفرت اور بدبو نہیں آتی، تو یقیناً سمجھو کہ یہ نفسانی لذت ہے، ورنہ روح تو ایسی گھناؤنی اور متعفن شے پر راضی نہیں ہو سکتی۔ اس قابل رحم واعظ کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ مجھ میں پاک حصہ نہیں ہے۔ ایسا ہی اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے سامعین نہیں سمجھتے کہ ہم یہاں صرف نفسانی لذت کے لئے بیٹھے ہیں اور خدا کا بخرہ ہم میں نہیں ہے۔ پس میں خدا تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ ہماری تقریروں، ہمارے بولنے والوں اور سننے والوں میں سے اس ناپاک اور خبیث روح کے حصہ کو نکال کر محض للّٰہیت بھر دے۔ ہم جو کچھ کہیں خدا کے لئے، اسی کی رضا حاصل کرنے کے واسطے اور جو کچھ سنیں، خدا کی باتیں سمجھ کر سنیں اور نیز عمل کرنے کے واسطے سنیں اور مجلس وعظ سے ہم صرف اتنا ہی حصہ نہ لے جائیں کہ یہ کہیں آج بہت اچھا وعظ ہوا۔
(ملفوظات جلد اول ص 265، 266)

راستباز اور ربانی واعظ

ادبار اور زوال آنے کی یہ بڑی بھاری وجہ ہے، ورنہ اس قدر کانفرنسیں اور انجمنیں اور مجلسیں ہوتی ہیں اور وہاں بڑے بڑے لسان اور لیکچرار اپنے لیکچر پڑھتے اور تقریریں کرتے، شاعر قوم کی حالت پر نوحہ خوانیاں کرتے ہیں۔ وہ بات کیا ہے کہ اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ قوم دن بدن ترقی کی بجائے تنزل ہی کی طرف جاتی ہے۔ بات یہی ہے کہ ان مجلسوں میں آنے جانے والے اخلاص لے کر نہیں جاتے۔ وہاں لیکچراروں کی غرض جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے۔ خواہ وہ مولوی ہوں یا نئے تعلیم یافتہ مشائخ ہوں یا صوفی صرف واہ واہ سننا ہوتی ہے۔ تقریر کرتے وقت ان کے معبود سامعین ہوتے ہیں۔ جن کی خوشی اور رضامندی ان کو مطلوب ہوتی ہے نہ خدا کی رضا، لیکن راستباز اور حقانی لوگ جو قیامت تک ہوں گے، ان کا یہ مقصد اور منشاء کبھی نہیں ہوتا۔ ان کا مقصود اور مطلوب خدا ہوتا ہے اور بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی اور غمگساری جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ وہ دنیا کو دکھانا چاہتے ہیں، جو خود انہوں نے دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا جلال ظاہر کرنا ان کی تمنا ہوتی ہے، اس لئے وہ جو کچھ کہتے ہیں بلا خوف لومۃ لائم کہتے ہیں۔ ان کی نگاہ میں سامعین ایک مردہ کیڑے ہوتے ہیں۔ نہ ان سے کوئی اجر مقصود ہوتا ہے۔ نہ ان کے واہ واہ کی پروا۔ غرض یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات لوگ ان کی باتیں سن کر گھبرا جاتے ہیں اور درمیان تقریر میں اٹھ کر چلے جاتے ہیں۔ اور بسا اوقات گالیاں دیتے اور دکھ دینے والی باتوں ہی پر اکتفا نہ کر کے قسم قسم کی اذیتیں اور تکلیفیں پہنچاتے ہیں۔ اس سے صاف پتہ لگ جاتا ہے کہ نفسانی لذت کا طالب اور خواہش مند کون ہوتا ہے اور نفسانی لذت ہوتی کیا ہے۔ ایک طوائف کا ناچ ہو تو ساری رات بھی جاگنا اور زر داون و درد سر خریدن کا مصداق ہونا بھی منظور، لیکن ایک حقانی واعظ کے چند کلمے جو نہایت خلوص اور سچے جوش اور حقیقی ہمدردی کی بناء پر اس کے پاک منہ سے نکلتے ہیں۔ ان کے لئے سننا دشوار اور گراں۔ مگر یہ حقانی واعظوں کی جماعت ان باتوں سے نہ کبھی گھبراتی اور نہ تھکتی ہے کیوں؟ ان کے پیش نظر خدا ہوتا ہے۔ جو اپنی لاانتہا قدرتوں اور فوق الفوق طاقتوں کے ساتھ ان پر جلوہ نمائی کرتا ہے، جو ان پر سکینت اور استقلال نازل فرماتا ہے۔ پھر وہ مردہ دنیا داروں کی پروا کیا کر سکتے ہیں۔
(ملفوظات جلد اول ص 266)

ربانی واعظ کا اثر روح پر

یاد رکھنا چاہئے کہ انسان کی پیدائش میں ایک روح کا حصہ ہے دوسرے نفس کا جو بہت پھیلا ہوا ہے۔ اب آپ لوگ یہ بات آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ جو چیز زیادہ ہوگی، اس کا اثر زیادہ ہوگا۔ روح کا جوش ایسا ہے جیسے کوئی غریب الوطن ناواقف لوگوں میں آ کر بسے۔ پس روح جو گمنام حالت میں ہوتی ہے، اس پر بہت کم اثر ہوتا ہے۔ روح کے اثر کی علامت یہ ہے کہ جب ربانی واعظ اور حقانی ریفارمر بولتا ہے، تو وہ اپنے وعظ میں سامعین کو کالعدم سمجھتا ہے اور پیغام رساں ہو کر باتیں پہنچاتا ہے۔ ایسی صورت میں روح میں ایک گدازش پیدا ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ پانی کے ایک آبشار کی طرح جو پہاڑ کے بلند کراڑے سے نشیب کی طرف گرتا ہے، بے اختیار ہو کر گرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف بہتی ہے اور اس بہاؤ میں وہ ایک ایسی لذت اور سرور محسوس کرتی ہے۔ جس کو میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ پس وہ اپنے بیان اور اپنی تقریر میں وجہ اللہ کو دیکھتا ہے۔ سامعین کی اسے پروا بھی نہیں ہوتی کہ وہ سن کر کیا کہیں گے اس کو ایک اور طرف سے ایک لذت آتی ہے اور اندر ہی اندر خوش ہوتا ہے کہ میں اپنے مالک اور حکمران کے حکم اور پیغام کو پہنچا رہا ہوں۔ اس پیغام رسانی میں جو مشکلات اور تکالیف اسے پیش آتی ہیں وہ بھی اس کے لئے محسوس اللذات اور مدرک الحلاوت ہوتی ہیں۔
(ملفوظات جلد اول ص 266)

موت کا واعظ

انسان کی عجیب حالت ہے کہ اگر کہیں سانپ نکلے تو اس سے دہشت کھاتا ہے اور جس اندر کی بابت اسے گمان ہو کہ یہاں سانپ ہے وہاں جاتے ہوئے ڈرتا ہے۔ لیکن ہزاروں تجارب موت فوت کے اس کے سامنے ہیں اور پھر بھی نصیحت نہیں پکڑتا، ورنہ ایک موت ہی کا واعظ اس کی اصلاح کے لئے کافی تھا۔
(ملفوظات جلد چہارم ص 311، 312)

☆☆☆☆☆

رپورٹ زیارت مرکز

مورخہ 2000-4-7 کو شاہدرہ ٹاؤن لاہور سے 155 افراد پر مشتمل ایک وفد واقفین نو زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا جس میں 21 واقفین نو بچے 22 والدہ 9 والد 2 نو مبایعین اور 2 زیر دعوت افراد شامل تھے۔ وفد نے اپنے قیام کے دوران ربوہ کے قابل دید مقامات، دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور دفتر وکالت وقف نو کی سیر کی مکرم مبارک احمد طاہر صاحب نائب وکیل وقف نو نے واقفین نو بچوں کا جائزہ لیا اور نصائح فرمائیں۔ مورخہ 9۔ اپریل کو وفد واپس روانہ ہوا۔

رپورٹ زیارت مرکز

مورخہ 5۔ اپریل 2000ء کو چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا سے 28 افراد پر مشتمل ایک وفد جس میں 16 واقفین نو بچے 4 غیر واقفین بچے 6 والدہ اور 2 خدام شامل تھے ربوہ پہنچا۔ وفد نے اپنے قیام کے دوران ربوہ کے قابل دید مقامات اور دریا کی سیر کی، دفتر وقف نو میں وفد کی ملاقات مکرم وکیل صاحب وقف نو سے کروائی گئی اور بچوں کا جائزہ لیا گیا اسی طرح لجنہ ہال میں مکرمہ رضیہ درد صاحبہ نائب صدر لجنہ سے ملاقات کروائی گئی نیز ایاز میڈیکل ہال سے 14 بچوں کا طبی معائنہ کروایا گیا۔ 7۔ اپریل کو وفد ربوہ کی حسین یادیں لئے ہوئے واپس روانہ ہوا۔
(وکالت وقف نو)

☆☆☆☆☆

فخر الحق شمس صاحب

ربوہ کا پبلک ٹرانسپورٹ سسٹم

تانگہ کی روایتی سواری جواب کم ہوتی جارہی ہے

یہ نصف صدی سے پہلے کی بات ہے کہ جب ربوہ شہر خشک پہاڑوں سے گھری ایک سنسان اور بے آب و گیاہ وادی کا منظر پیش کرتا تھا۔ اس وقت میلوں تک علاقہ بالکل ویران اور سنسان حالت میں تھا۔ اس علاقے سے لوگ سر شام ہی گزرنا بند کر دیتے تھے۔ اگر مشرق کی طرف سے آئیں تو دائیں طرف پختہ سڑک اور بائیں جانب ریلوے لائن موجود تھی جو پہاڑوں کے درمیان سے چکر کاٹتی ہوئی گزرتی تھی۔ ریل گاڑی بھی دن میں صرف ایک مرتبہ اس علاقے میں آتی اور جاتی تھی۔ رات کے وقت وہ بھی نہیں گزرتی تھی۔ یہاں کے خالی میدانوں میں آواز ارد گرد کے پہاڑوں سے ٹکرا کر گونج سی پیدا کرتی تھی۔ اس علاقے میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے مرکز "ربوہ" کی بنیادیں ڈالنے کا پروگرام بنایا گیا۔ قافلے آہستہ آہستہ اس بے آب و گیاہ خدا کی بستی کو آباد کرنے لئے پہنچنا شروع ہو گئے۔ اس جنگل میں رہائش کا تصور کچھ خوف اور کچھ لذت کی سی کیفیت پیدا کرتا تھا۔ خوف اس بات کا تھا کہ اس علاقے میں سانپ' بچھو' ریچھ اور بعض اوقات بھیڑیا بھی پایا جاتا تھا۔ لذت اس خیال سے پیدا ہوتی تھی کہ یہی وادی غیر ذی زرع ایک دن ہجوم خلائق کا مرکز بننے والی تھی۔

خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت شروع سے ہی اس آباد ہونے والی بستی کے شامل حال رہی۔ یہ بستی دن بدن ترقی کرتی چلی گئی۔ دور اور نزدیک سے اللہ کے بندے یہاں آباد ہونا شروع ہو گئے۔ شہر کا خوبصورت نقشہ بنایا گیا۔ اس کے مطابق پہلے کچے اور پھر پکے گھروں کی تعمیر شروع ہوئی۔ گولبازار وجود میں آیا۔ آہستہ آہستہ کچی اور پکی سڑکیں بنیں اور آج یہ بین الاقوامی شہر ربوہ لگ بھگ 50 ہزار نفوس پر مشتمل ہو چکا ہے۔ اس میں ہر قسم کی بنیادی سہولیات پائی جاتی ہیں۔

اس شہر میں آنے والی مختلف سہولتوں میں پبلک ٹرانسپورٹ سسٹم بھی شامل ہے۔ یعنی اکا دکا تانگے مختلف جگہوں تک سواریوں کو لے جانے لگے۔ وقت کے ساتھ ساتھ مختلف علاقوں سے کوچوان اس شہر میں آکر آباد ہوئے۔ قادیان' لاہور اور دہلی سے ہجرت کر کے جو کوچوان ربوہ آ بسے تھے ان کی تعداد زیادہ تھی۔ پھر یہ پیشہ ترقی کرتے کرتے اپنے عروج کو پہنچ گیا ربوہ میں 28 سال سے تانگہ چلانے والے ملک محمد اسحاق صاحب کوچوان نے اپنے بارے میں بتایا۔ "میں نے 1971ء میں تانگہ چلانا شروع کیا۔ اس وقت ربوہ میں میرا سولھواں تانگہ تھا۔ مجھ سے پہلے کئی ایسے بزرگ کوچوان تھے جو قادیان سے تانگہ چلاتے آرہے تھے۔ ان میں سے محمد بوٹا صاحب آف دارالنصر شرقی ہیں جنہوں نے قادیان' لاہور اور دہلی میں تانگہ چلایا اور ربوہ میں بھی ایک عرصہ تک تانگہ چلاتے رہے۔ مرزا سعید احمد صاحب دارالنصر شرقی بھی قادیان سے تانگہ چلاتے رہے - عبدالرحمٰن صاحب ناصر آباد نے بھی ربوہ آنے سے پہلے قادیان میں تانگہ چلایا۔ یہ تینوں بزرگ کوچوان اب ہم میں نہیں ہیں۔"

ربوہ میں تانگہ بانی کے بارے میں انہوں نے بتایا۔ "ربوہ میں 1974ء کے بعد زیادہ تانگے چلنے شروع ہوئے۔ اس سے پہلے بہت کم تعداد میں تانگے موجود تھے۔ 1984ء تک یہاں ایک سو سے زیادہ تانگے ہو چکے تھے 1982ء تک سالم تانگہ ہی چلتا تھا۔ یعنی اگر کسی نے بس سٹاپ سے دارالنصر تک تانگہ بک کرا لیا تو وہی اس پر اپنی منزل تک جاتا تھا۔ کوچوان دوسری سواری ساتھ نہیں بٹھا سکتا تھا۔ 1982ء کے بعد تانگے اور سواریاں زیادہ ہونے کی وجہ سے تانگوں کے مختلف محلوں کی طرف روٹ بن گئے اور سواری کے حساب سے تانگے چلنے شروع ہو گئے۔"

ربوہ کے پبلک ٹرانسپورٹ سسٹم میں رکشوں کی آمد نے تانگوں کی تعداد میں کمی کی ہے۔ تاہم آج کل ربوہ میں تانگے چل رہے ہیں۔ بس سٹاپ اور اسٹیشن سے ہر روٹ کے تانگے مل جاتے ہیں۔ ریلوے پھاٹک سے دارالنصر کے لئے تانگے چلتے ہیں۔ جو اقصیٰ چوک سے دارالنصر شرقی تک تمام محلوں تک جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ منڈی موڑ سے فیکٹری ایریا اور نصیر آباد اور طاہر آباد وغیرہ کے لئے تانگے چلتے ہیں۔ آج کل تانگوں کے 6-7 روٹ مقرر کئے گئے ہیں جن پر آپ کو آسانی سے یہ سواری میسر آ جائے گی۔ مہنگائی اور رکشوں کی آمد نے ربوہ کے کوچوانوں کا کاروبار متاثر کیا ہے۔ تمام اخراجات نکال کر ایک کوچوان کو روزانہ تقریباً سو روپے بچت ہو جاتی ہے۔ یاد رہے کہ اوسطاً ہر تانگہ 20 کلو میٹر روزانہ چلتا ہے۔ اس طرح 1971ء سے تانگہ چلانے والے محمد اسحاق نے اب تک تانگے پر 2 لاکھ کلو میٹر سے زیادہ سفر کر لیا ہے۔

درمیانہ درجہ کا نیا تانگہ چالیس ہزار روپے میں بن جاتا ہے جس میں تقریباً 20 ہزار روپے کا گھوڑا اور 20 ہزار روپے کا ہی لکڑی کا تانگہ شامل ہے۔ اچھی اور عمدہ کوالٹی کا تانگہ 60 ہزار تک بھی بن جاتا ہے۔ ربوہ میں مہنگے گھوڑے بھی چل رہے ہیں جن کی قیمت 35-40 ہزار سے زائد ہے۔ ربوہ میں دو جگہوں پر تانگے بنتے ہیں یا مرمت ہوتے ہیں۔ اس سے پہلے تانگہ بنوانے کے لئے لالیاں یا چنیوٹ جانا پڑتا تھا۔

نصیر احمد صاحب تانگہ میکر گزشتہ 25 سال سے تانگہ بنانے کے کاروبار سے منسلک ہیں اور 10 سال پہلے انہوں نے ربوہ میں یہ کام شروع کیا ہے۔ انہوں نے ہمیں تانگہ بنانے کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا۔ انہوں نے بتایا "تانگے میں استعمال ہونے والی لوہے کی چیزوں میں دو کمانیاں' ایک ٹرا' چار کونیاں یا سائیڈیں اور چھت کا فریم شامل ہیں۔ اسی طرح لکڑی کی چیزوں میں دو پہیے' تانگے کا فرش' سیٹیں اور بانس وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔"

نیا تانگہ بنانے کے لئے 15 سے 20 دن درکار ہوتے ہیں۔ اگر اسے رنگا جائے تو مزید 10 دن لگ جاتے ہیں یعنی تقریباً ایک ماہ میں نیا لکڑی کا تانگہ تیار ہو جاتا ہے۔ پاکستان میں تانگوں کی دو اقسام پائی جاتی ہیں یعنی پشاوری تانگہ اور دو سیٹی (ٹم ٹم)

پاکستان میں دوسری گاڑیوں کی طرح تانگوں کی چیکنگ کا انتظام بھی موجود ہے۔ سہ ماہی اور ششماہی چیکنگ میں تانگے کی پوزیشن اور گھوڑے کی صحت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اور سالانہ چیکنگ میں اس کے ساتھ کوچوان کا لائسنس بھی دیکھا جاتا ہے۔ 18 سے 50 سال تک کی عمر کے افراد تانگہ چلا سکتے ہیں۔ اس سے کم یا زیادہ عمر کے افراد غیر قانونی طور پر تانگہ چلاتے ہیں۔ ہر کوچوان کے پاس شرائط پوری کرنے کے بعد لائسنس ہونا ضروری ہے۔ جو بہت کم کوچوانوں کے پاس موجود ہوتا ہے رات کے وقت چلنے والے تانگوں پر دو بتیاں یا روشنیاں ہونا ضروری ہیں جو کہ نہیں ہوتیں۔ شہر کے مختلف روٹس کے کرائے مخصوص ہونے چاہئیں اور اگر ہو سکے تو ہر کوچوان کے پاس کرایہ نامہ بھی ہو۔ گند پھیلنے سے روکنے کے لئے ہر گھوڑے کے ساتھ کپڑا باندھنا چاہئے کیونکہ اس کی گندگی سے ٹیٹنس کی موذی بیماری پھیلنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے گھوڑا زخمی ہو جائے تو اس کا علاج ضروری ہوتا ہے۔ ان تمام باتوں پر عمل بہت ضروری ہے۔

تانگہ رکھنے کی وجہ سے کوچوانوں کو بعض مشکلات اور بہت محنت جیسے مسائل کا سامنا بھی ہوتا ہے۔ گھوڑا جہاں جفاکش اور محنتی جانور ہے وہاں یہ نازک اور حساس بھی ہے۔ ہر کوچوان کو اس کی خاص نگہداشت کرنی پڑتی ہے۔ سخت سردی یا گرمی سے گھوڑے کو محفوظ رکھا جاتا ہے۔ صبح سویرے بیدار ہو کر اس کے جسم کی مکمل صفائی کی جاتی ہے۔ صفائی کے بعد کوچوان اس کی مالش کرتے ہیں۔ جب گھوڑا مکمل تیار ہو جاتا ہے تو اسے تانگے کے ساتھ منسلک کرتے ہیں یعنی چمڑے کی مختلف چیزیں جنہیں ساز کہا جاتا ہے' پہناتے ہیں۔ اس تیاری کے بعد اسے گڑ' چوکر' دانہ اور توڑی ملا کر کھانے کے لئے دی جاتی ہے اور صبح کے سات بجے سواریوں کی تلاش میں گھر سے روانہ ہوتا ہے۔

گھوڑے کی خوراک کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ چارہ اور دانہ وغیرہ کے علاوہ گھوڑے کو موسم سرما میں مختلف گرم مصالحے کھلائے جاتے ہیں' جن میں کالی مرچ' کالا زیرہ' سونٹھ' کوڑھ اور مگاں وغیرہ شامل ہیں۔ اس سے نہ صرف گھوڑے کو سردی سے محفوظ رکھا جاتا ہے بلکہ اس کی رفتار میں بھی نمایاں فرق آجاتا ہے۔ اس کے علاوہ موسم سرما اور گرما میں گھوڑے کی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے شہد اور دیسی گھی بھی دیا جاتا ہے۔ جس سے گھوڑے کا معدہ اور عمومی صحت درست رہتی ہے۔

تانگہ ایک ایسی سواری ہے جو ہر موقع اور موسم میں کام آتی ہے۔ گرمی' سردی' طوفان یا بارش الغرض ہر موسم میں اس کا کام چلنا ہے۔ منزل مقصود تک پہنچانے کے لئے گرمیوں کی چلچلاتی دوپہروں میں اور موسم سرما کی ٹھٹھرتی راتوں میں بھی یہ سواری آپ کو چاق و چوبند اور مستعد نظر آئے گی۔ مسافروں نے بس سٹاپ تک جانا ہو' خواتین نے خریداری کے لئے بازار آنا ہو یا طالبات نے سکول و کالج جانا ہو یہ سواری تقریباً نصف صدی سے اہل ربوہ کی خدمت کرتی چلی آرہی ہے۔ تانگے کے بارے میں مختلف قسم کی آراء پائی جاتی ہیں۔ ہمارا ان سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ یہ آراء درج ذیل ہیں۔

بشارت احمد صاحب نے تانگے کے بارے میں یوں اظہار کیا۔ "تانگہ ایک خوبصورت سواری ہے اس روایت کو جاری رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔" نصیر الدین صاحب نے کہا۔ "یہ سست سواری ہے اور آج کے ترقی یافتہ دور میں اس پر بیٹھنا وقت ضائع کرنے کے برابر ہے۔" محمد عارف صاحب نے کہا "گھوڑے کی نگہداشت ایک مشکل کام ہے" احسان اللہ صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا "بعض اوقات تیز رفتاری کی وجہ سے گھوڑے سڑک پر پھسل جاتے ہیں جس سے سواریوں کے زخمی ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے کوچوانوں کو تانگہ احتیاط سے چلانا چاہئے۔" ایک طالبہ نے کہا "کوچوان تانگے میں سواریاں زیادہ بٹھاتے ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات ہمیں مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے کوچوانوں کو چاہئے کہ وہ قانون کے مطابق پانچ یا چھ سواریاں بٹھائیں۔" ایک خاتون سے پوچھا گیا کہ تانگے کے بارے میں آپ کو کوئی شکایت تو نہیں۔ انہوں نے کہا "بعض اوقات غیر تربیت یافتہ کوچوان تانگہ چلاتے ہیں یا بہت ہی چھوٹی عمر کے بچے تانگہ لے کر سڑکوں پر آجاتے ہیں۔ وہ ٹریفک قواعد کی اکثر خلاف ورزی کرتے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں یا ٹریفک بلاک ہو جاتی ہے۔ کوچوان کی کم سے کم عمر کا تعین ہونا چاہئے اور تانگہ چلانے سے پہلے مناسب ٹریننگ کا انتظام بھی ضروری ہے۔" ایک سواری محمد اشرف صاحب نے بتایا۔ "بعض گھوڑوں کو تانگہ میں لگانے سے پہلے صحیح طریق پر مشق نہیں کرائی جاتی۔ کوچوان کو تانگہ چلانا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور سواریوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کوچوانوں کو چاہئے کہ پہلے گھوڑے کو تانگے کے ساتھ مشق کرائیں جب

باقی صفحہ 6 پر

تبصرہ

سوونیئر گلشن احمد نرسری 2000ء

زیر نگرانی: مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب' انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ
صفحات: 48

آج سے 52 سال پہلے جب ربوہ شہر مرکز توحید بنانے کے لئے چٹیل میدانوں اور بنجر پہاڑوں کا انتخاب کیا گیا تو کسے معلوم تھا کہ یہ بے آب وگیاہ وادی حضرت مصلح موعود کی دعاؤں اور نیک خواہشات کی وجہ سے سرسبز و شاداب علاقے میں بدل جائے گی۔ گذشتہ نصف صدی سے ہر دور میں ربوہ کو سبزہ زار بنانے کی کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ خلفاء کی نصائح اور تحریکوں کی بدولت اہل ربوہ کی شجرکاری مہموں میں بھرپور شمولیت' تزئین ربوہ کمیٹی اور خاص طور پر گلشن احمد نرسری کی مساعی نے خوب رنگ دکھائے ہیں۔

اسی وجہ سے آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کا لالہ زار سوات' کشمیر اور یورپ میں پائے جانے والے پودوں سمیت پانچ لاکھ سے زائد پودوں کا مسکن ہے۔ گلشن احمد نرسری پچھلے سولہ سال سے ربوہ میں سبز انقلاب لانے کے لئے کوشاں ہے اور گذشتہ سالوں سے مختلف اقسام کے پھولوں کی جو نمائش منعقد کرنے کا گرانقدر کارنامہ سرانجام دیا ہے وہ قابل قدر ہے امسال گلشن احمد نرسری کے تحت رنگین اور خوبصورت سرورق اور جاذب نظر چھپائی کا حامل سوونیئر بھی شائع کیا گیا۔

ٹائیٹل نمبر2 پر سیدنا حضرت مصلح موعود کا ربوہ کے افتتاح کے موقع پر بیان فرمودہ ارشاد درج ہے' اس ارشاد کے اوپر میدانوں' پہاڑوں اور رہائشی خیموں پر مشتمل ربوہ کی تصویر اور نیچے آج کے سرسبز و شاداب ربوہ کی خوبصورت رنگین تصویر ہے۔

سوونیئر میں ایک حدیث کے تابع سیدنا حضرت مسیح موعود کا شجرکاری کی اہمیت کے بارے میں ایک یہ اہم اقتباس بھی درج کیا گیا ہے۔ "پودا لگانا پھر آب پاشی کرنا اور اس کی خبر گیری رکھنا اور ثمردار درخت ہونے تک محفوظ رکھنا ایک بڑا احسان ہے۔"

مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب نے اپنے مضمون میں 30 ایسے پھلدار درختوں کے نام تحریر کئے ہیں جو اس وقت ربوہ میں نہ صرف پائے جاتے ہیں بلکہ ان کے شیریں پھل سے اہل ربوہ لطف اندوز بھی ہوتے ہیں۔ انہوں نے 20 سایہ دار درختوں کا بھی ذکر کیا جو اس سرزمین کو ٹھنڈی چھاؤں مہیا کر رہے ہیں۔ اور 20 سے زیادہ خوشبودار پھولوں' موسمی پھولوں کی بے شمار اقسام اور کئی قیمتی درختوں کا بھی اس مضمون میں ذکر موجود ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے بتایا کہ کالی مرچ اور سبز الائچی جیسے نایاب پودے بھی یہاں موجود ہیں اور سٹرابیری کا مزیدار پودا بھی آج ربوہ میں موجود ہے اور طشت میں سجا کر پیش کیا جاتا ہے۔

مکرم اسد اللہ غالب صاحب کا مضمون' گلشن احمد نرسری ترقی کی شاہراہوں پر' شامل اشاعت ہے۔

ربوہ کو غریب دلہن کی طرح بنانے کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جو زریں ارشادات بیان فرمائے تھے ان کو بھی اس سوونیئر کی زینت بنایا گیا ہے۔

مکرم فرید احمد صاحب نوید نے باغبانی کا شوق رکھنے والوں کے لئے ایک خوبصورت' دلچسپ اور عام فہم مضمون تحریر کیا ہے۔

سبزہ پیدا کرنے' گھروں کی صفائی اور ان کو سجانے کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا الفضل 27۔ نومبر 1982ء میں شائع شدہ ایک اہم اقتباس بھی شامل اشاعت ہے۔

باغبانی کی 164 اہم اصطلاحات کا آسان اور قابل فہم انداز میں تعارف مکرم امین الرحمٰن صاحب نے کرایا ہے۔

مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب نے گل داؤدی کے بارہ میں اہم معلومات قلم بند کی ہیں۔

موسمی پھولوں کی نمائش 1999ء کی رپورٹ مکرم سلیم الدین صاحب نے پیش کی ہے۔

اس سوونیئر کی خاص بات وہ نادر' نایاب اور قیمتی پھولوں کی تصاویر ہیں جو نرسری کی ترقیات اور ربوہ کو لالہ زار بنانے کی کوششوں کی عکاسی کرتی ہیں اور اس سوونیئر میں شامل پھولوں کی تمام تر تصاویر گلشن احمد نرسری میں موجود پھولوں کی ہیں۔ وہ تصویر بھی اس سوونیئر میں موجود ہے جب حضور نے 1984ء میں گلشن احمد نرسری کا افتتاح فرماتے ہوئے جامن کا پودا لگایا اور ساتھ ہی اس پودے کی موجودہ تصویر بھی ہے۔ گل داؤدی اور موسمی پھولوں کی نمائش کی تصاویر کا انتخاب بھی شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ تمام کاوشیں قبول فرمائے اور ربوہ کو سبز انقلاب سے قریب تر کرتا چلا جائے۔ آمین اللھم آمین

(الیف شمس)

آوار۔ زبان

آوار زبان کاکیشین (قفقازی) زبانوں کے داغستانی گروہ کی ایک زبان ہے جو کہ شمال مشرقی قفقاز (Caucasus) میں بنیادی طور پر روس کے داغستانی علاقے اور آذربائی جان میں تقریباً 4000'000 افراد میں بولی جاتی ہے۔ یہ Cyrillic حروف تہجی میں لکھی جاتی ہے۔ اور اس علاقے میں Andi اور Dido زبانوں کے ساتھ ساتھ مشترکہ زبان (Lingua Franca) کے طور پر بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

زیادہ وکٹیں حاصل کرنے والے ٹاپ ٹین باؤلرز کا ریکارڈ

نام	میچ	گیندیں	رنز	وکٹیں	ملک
کورٹنی واش	114	25186	10983	435	ویسٹ انڈیز
کپل دیو	131	27740	12867	434	بھارت
رچرڈ ہیڈلی	86	21918	9612	431	نیوزی لینڈ
وسیم اکرم	92	20350	8857	383	پاکستان
ایان بوتھم	102	21815	10878	383	انگلینڈ
کرٹلی امبروز	90	20300	7965	377	ویسٹ انڈیز
میلکم مارشل	81	17584	7876	376	ویسٹ انڈیز
شین وارن	83	23231	9399	363	آسٹریلیا
عمران خان	88	19458	8258	362	پاکستان
ڈینس للی	70	18467	8493	355	آسٹریلیا

60 لاکھ نئے سیاستدان

جنرل مشرف نے جس نئے بلدیاتی اور ضلعی حکومت کے نظام کا اعلان کیا اس کے تحت ہر ضلعی اسمبلی کے 66 (بالواسطہ منتخب ممبر ڈال کر 85 یا 90) ارکان' یونین کونسل کے 26 اور تحصیل کونسل کے 34 ارکان ہوں گے۔ اس وقت ملک میں کل 4147 یونین کونسلیں ہیں جن میں سے 2492 پنجاب میں' 625 سندھ میں' 668 سرحد میں' 362 بلوچستان میں اور 12 اسلام آباد میں ہیں۔ ملک میں کل 106 اضلاع ہیں۔ ان میں سے پنجاب میں 34' سندھ میں 21' سرحد میں 24' بلوچستان میں 26 اور اسلام آباد کا صرف ایک ضلع ہے۔ ملک میں کل 376 تحصیلیں ہیں۔ ان میں سے پنجاب میں 118' سندھ میں 87' سرحد میں 58 اور بلوچستان میں 113 ہیں۔ چنانچہ مختلف بلدیاتی اداروں میں 60 لاکھ سے زائد ارکان منتخب اور بالواسطہ منتخب ہو کر پہنچیں گے جو سیاستدانوں کی ایک نئی کھیپ تشکیل دیں گے۔ ان میں سے کئی سیاسی جماعتوں کے ہمدرد یا حامی بھی ہوں گے لیکن غیر سیاسی انتخابات کی بدولت یہ لوگ اپنی شہرت' قبائلی حمایت یا ذات پات کی بنیاد پر منتخب ہوں گے۔ صدر ایوب کے دور میں جو بنیادی جمہوریتیں قائم ہوئی تھیں ان کے ارکان کی تعداد 80 ہزار تھی۔ ان میں سے 40 ہزار مغربی پاکستان میں اور اتنے ہی مشرقی پاکستان میں تھے۔ جنرل مشرف کے اعلان کے مطابق یونین کونسلوں' تحصیل کونسلوں اور ضلعی اسمبلیوں میں خواتین کی بڑی تعداد منتخب ہو گی۔ ایوب خان کی بنیادی جمہوریتوں میں خواتین ارکان کی تعداد برائے نام تھی۔ جنرل پرویز مشرف نے بلدیاتی اداروں میں خواتین کی رکنیت واضح طور پر بڑھا دی ہے جو مجموعی طور پر 30 سے 35 فیصد کے قریب ہو جائے گی۔

تغیر پیدا کرنے کا طریق

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

جب تک تم اپنے اندر تبدیلی پیدا نہیں کرتے۔ جب تک تم اپنے اعمال سے یہ بتا نہیں دیتے کہ اب تم وہ نہیں رہے جو پہلے ہوا کرتے تھے۔ بلکہ تم تمام محنت کرنے والوں سے زیادہ محنت کرنے والے اور تمام قربانی کرنے والوں سے بڑھ کر قربانی کرنے والے ہو۔ تم زمین کے نہیں بلکہ آسمان کی مخلوق ہو۔ اس وقت تک تم دنیا میں کوئی تغیر پیدا نہیں کر سکتے۔"

(مشعل راہ صفحہ 87C)

بقیہ صفحہ 5

وہ عادی ہو جائے تو پھر سڑک پر لے کر آئیں۔"

اصغر احمد صاحب نے کہا "تانگہ ربوہ میں 40-45 سال سے چل رہا ہے۔ رکشوں کی آمد نے اس کو متاثر تو کیا ہے لیکن یہ شہر سے ختم نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کی وجہ سے خاص روایتی ماحول پیدا ہوتا ہے۔" عبد اللہ صاحب نے کہا "کوچوان یہاں اکثر اوقات آپ کو ٹریفک کی خلاف ورزی کرتے نظر آئیں گے۔ اگر سڑک پر رکنا ہو تو درمیان میں تانگہ روک لیں گے۔ اور بغیر اشارہ دیئے دائیں یا بائیں مڑ جاتے ہیں۔ ٹریفک کی خلاف ورزی کرنے والوں کا چالان ہونا ضروری ہے۔"

بہرحال دو پہیوں پر مشتمل گھوڑا تانگہ ہمارے ماضی کی پہچان ہے۔ بادشاہوں اور امیر کبیر لوگوں کی وجہ سے پہلے وقتوں میں یہ تانگہ شاہانہ سواری کہلاتا تھا۔ برسوں سے یہ سواری ربوہ کے رہنے والوں کی خدمت میں مصروف ہے اور اس شہر کی خوبصورتی میں اضافے کا باعث ہے۔ لیکن صدیوں سے رائج یہ خوبصورت سواری اب نہ صرف ربوہ میں بلکہ پاکستان میں اپنی بقا کی آخری جنگ لڑ رہی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت تحریر فرماتے ہیں کہ میرے بیٹے عزیزم نور احمد ملک مقیم ٹورانٹو کینیڈا کے نکاح کا اعلان مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ نے مورخہ 26-4-2000 بعد نماز ظہر بیت المبارک میں ہمراہ مکرمہ بشریٰ سعدیہ صاحبہ فارماسسٹ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ٹیچر نصرت جہاں سکیم کانو نائیجیریا حال اسلام آباد مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔

لڑکی کی طرف سے لڑکی کے نانا مکرم چوہدری برکت علی صاحب آف اسلام آباد نے بطور ولی ایجاب و قبول کیا۔ اور اپنے بیٹے کی طرف سے خاکسار بطور وکیل تھا۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں۔

کراچی سے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ... ہمشیرہ نے اطلاع دی ہے کہ ان کے ... ملک بشیر احمد صاحب بعارضہ یرقان ... ۔ مکرم ملک صاحب بڑے مخلص احمدی ... ساری جماعت کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اس لئے ان کی صحت و سلامتی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

○ محترم مولانا محمد الدین صاحب مربی سلسلہ بیماری کی شدت کے باعث فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے محترم مولانا صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد الطاف شاہ ہاشمی صاحب ولد مکرم محمد اسحاق شاہ ہاشمی صاحب مرحوم بستی باوا صفرا ملتان شہر حال احمد نگر ضلع جھنگ مورخہ 16-4-2000 اور مورخہ 17-4-2000 کی درمیانی شب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر 60 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دوستانہ میچ کبڈی

○ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اور فیصل آباد کے مابین 7-اپریل کو ربوہ میں کبڈی کا دوستانہ میچ کھیلا گیا جسے فیصل آباد کی ٹیم نے جیت لیا۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمود احمد ناصر بگو (باسکٹ بال پلیئر) کو مورخہ 22-مارچ 2000ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام محمد تیمور تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم صلاح الدین صاحب ڈرائیور دارالعلوم غربی حلقہ خلیل کا پوتا اور مکرم بشیر احمد صاحب واہلہ 87 شمالی سرگودھا کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ سائقہ نورین صاحبہ بنت مکرم محمد حنیف صاحب مجاہد سیلونی مرحوم دارالنصر غربی (ب) ربوہ کی تقریب رخصتانہ ہمراہ مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم عبدالحق صاحب راولپنڈی مورخہ 31-مارچ بروز جمعہ 2000ء کو منعقد ہوئی۔ اس موقع پر دعا محترم کرنل (ر) ایاز محمود صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے کروائی۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ محترمہ طلعت باجوہ صاحبہ (بنت مکرم چوہدری نصراللہ خان صاحب) معرفت مکرم کیپٹن ڈاکٹر رشید الدین صاحب رشید آئی ہسپتال۔ ویلکم روڈ۔ رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 16/7 دارالیمن ربوہ رقبہ ایک کنال ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ ان کے جملہ ورثاء کے نام بمطابق شرعی حصص تقسیم کر دیا جائے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم چوہدری تقی اللہ صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم چوہدری اسد اللہ صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم چوہدری ذکی اللہ صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب (بیٹا)
7۔ مکرم چوہدری احمد اللہ صاحب (بیٹا)
8۔ محترمہ طلعت باجوہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ ایشیا کو تباہی کی طرف لا رہا ہے

ایران نے کہا ہے کہ جنوبی اور وسطی ایشیا میں بڑی طاقتوں کی طرف سے اثر و رسوخ بڑھانے کی کوششیں علاقائی امن کو تباہ کر دیں گی۔ ایران کے اول نائب صدر نے امریکہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اپنے مفادات اور اثر و رسوخ کی خاطر خطے کو تباہی کی طرف دھکیل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان، برصغیر اور کیسپین ریاستوں کی صورتحال بگاڑنے میں امریکہ کا ہاتھ ہے وہ اپنے مفادات کی خاطر یہاں امن قائم نہیں ہونے دے رہا۔

اسامہ کی کوسووو میں موجودگی

یوگوسلاویہ کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے دعویٰ کیا ہے کہ عرب مجاہد اسامہ بن لادن جنوبی سربیا کے علاقے کسووو میں موجود ہیں ایجنسی کے مطابق اسامہ کے ساتھ پانچ سو مسلح کمانڈوز کا دستہ بھی البانیہ سے کسووو پہنچا ہے۔ ایجنسی کے مطابق اسامہ بن لادن کی کسووو پہنچنے کی اطلاع پر امن فوج میں شامل امریکی فوجیوں میں تشویش کی لہر پیدا ہو گئی ہے۔

سری لنکا میں جھڑپیں۔ 31 ہلاک

سری لنکا میں فوج اور تامل باغیوں کے درمیان جھڑپوں میں 31-افراد ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں 9 فوجی بھی شامل ہیں۔ تازہ لڑائی میں باغیوں نے جافنا پر قبضے کیلئے تیز کر دیئے جبکہ فوج نے بھی زمینی اور فضائی حملے کئے ہیں۔ لڑائی کے دوران متعدد افراد زخمی ہوئے۔

چیچن مجاہدین نے 19 فوجی مار دیئے

چیچنیا میں تازہ لڑائی کے دوران مجاہدین نے 19 روسی فوجی ہلاک کر دیئے۔ جبکہ پانچ گاڑیاں بھی تباہ کر دیں۔ بتایا گیا ہے کہ جانبازوں نے داغستان سے ملنے والی جنوب مشرقی سرحد کے قریب روسی فوج کے ایک قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا۔ رائٹر کے مطابق مجاہدین نے چھاپہ مار کارروائیاں تیز کر دی ہیں۔

ترکی میں بم دھماکہ 2- بچے ہلاک

ترکی میں بم دھماکے سے 2 بچے ہلاک اور 3 زخمی ہو گئے۔ بتایا گیا ہے کہ بچے ایک بیگ کو کھولنے کی کوشش کر رہے تھے کہ دھماکہ ہو گیا۔ پولیس کے مطابق ابھی معلوم نہیں ہو سکا کہ بیگ کس نے رکھا تھا۔ ترکی کے اس علاقہ میں کرد چھاپہ مار اور ترک فوج کے درمیان جھڑپیں ہوتی رہتی ہیں۔

ترکی میں حادثہ 9- ہلاک

ترکی میں بس اور ٹرک کی ٹکر سے 9- افراد ہلاک اور 32 زخمی ہو گئے۔ بتایا گیا ہے کہ بس اناطولیہ کی طرف جا رہی تھی کہ سامنے سے آنے والے ٹرک سے ٹکرا گئی۔ 19 مسافروں کی حالت انتہائی تشویشناک ہے۔ پولیس حکام کے مطابق حادثہ تیز رفتاری کے باعث پیش آیا۔

بھارت میں بھی حادثہ 25- ہلاک

بھارتی ریاست ہماچل پردیش میں مسافروں سے بھری بس گہری کھائی میں جا گری۔ جس کے باعث 25- افراد ہلاک اور 20 زخمی ہو گئے۔ بتایا گیا ہے کہ بس ہماچل پردیش جا رہی تھی کہ ڈرائیور کی غفلت کے باعث موڑ کاٹتے ہوئے کھائی میں جا گری۔ زخمیوں کو ہسپتال داخل کرا دیا گیا۔

افغانستان میں خشک سالی

افغانستان میں خشک سالی کے بارے میں تحقیقات کرنے والے خوراک کے عالمی پروگرام کے ڈائریکٹر کا کہنا ہے کہ جنوبی افغانستان کے وسیع علاقے خشک سالی سے شدید متاثر ہوئے ہیں۔ اور 60 سے 80 فیصد مویشی ہلاک ہو گئے اور نہری زمینوں پر گندم پیدا نہیں ہوئی۔

شام پر اسرائیل کا الزام

اسرائیلی وزیراعظم نے شام پر الزام لگایا ہے کہ وہ اسرائیل کے ساتھ تعلقات کی بجائے لبنان پر کنٹرول حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کے نزدیک امن کی بجائے لبنان پر کنٹرول زیادہ اہم ہے۔ انہوں نے انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ دھمکیوں اور الٹی میٹم کے ذریعے امن قائم نہیں ہو سکتا۔

امریکہ نے روس کی پیشکش مسترد کر دی

امریکی وزیر دفاع ولیم کوہن نے روس کی یہ پیشکش دوٹوک انداز میں مسترد کر دی ہے کہ اگر امریکہ اپنے میزائل ڈیفنس سسٹم پر عملدرآمد روک دے تو ماسکو سٹارٹ ٹو معاہدے کی توثیق کر دے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ میزائل دفاعی نظام کے متعلق فیصلہ اپنے مفادات اور سلامتی کو مدنظر رکھتے ہوئے کرے گا۔

آندھرا پردیش میں پولیس مقابلہ

بھارت کے صوبے آندھرا پردیش میں پولیس نے ضلع نالگونڈا میں ایک مقابلے میں ایک خاتون سمیت 6 چھاپہ ماروں کو ہلاک کر دیا ہے۔ یہ بے زمین کسانوں کے لئے زرعی اصلاحات کا مطالبہ کر رہے تھے۔

بھارت میں قحط کی سنگین صورتحال

بھارت میں قحط زدہ ریاستوں میں ایک ہفتے کے دوران 50- افراد بھوک سے تنگ آ کر خودکشی کر چکے ہیں۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 28-اپریل-گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 29-اپریل غروب آفتاب- 6-49
اتوار 30-اپریل طلوع فجر- 3-53
اتوار 30-اپریل طلوع آفتاب 5-22

ایکو ممالک کو راہداری کی پیشکش

چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف نے اقتصادی تعاون کی تنظیم ایکو کے رکن ممالک کو راہداری کی تمام سہولیات پیش کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقتصادی ترقی کے حوالے سے بعض ترقی یافتہ ممالک ترقی پذیر ممالک سے تعصب رکھتے ہیں لیکن پاکستان اس صورت حال میں بھی اپنا کردار موثر انداز میں ادا کرتا رہے گا۔ پاکستان نے ملک اور خطے میں ٹرانسپورٹ اور مواصلات کی سہولتوں کے فروغ کا عزم کیا۔ اور کہا کہ پاکستان خشکی میں گھرے ممالک کی ضروریات' راہداری کی سہولتیں اور ترقی کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں سے بخوبی آگاہ ہے۔

کوئٹہ میں آپریشن 5-ہلاک

صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں سماج دشمن عناصر کے خلاف پشتون آباد میں گرینڈ آپریشن کے دوران فائرنگ کے تبادلے میں 5- افراد ہلاک اور دو درجن سے زیادہ زخمی ہو گئے۔ پشتون آباد میں راکٹوں سمیت بھاری اسلحہ برآمد کر لیا گیا۔ متعدد افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ آس پاس قائم مورچے مسمار کردیئے گئے۔ مرنے والوں میں محمود اچکزئی کے چیف باڈی گارڈ کا بیٹا بھی شامل ہے۔

وفاقی وزیر داخلہ کے چند اہم اعلان

وفاقی وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ ہم ملک میں ایسی دیرپا اور حقیقی جمہوریت لائیں گے جس کے بعد فوج کو بار بار مداخلت کی ضرورت نہیں رہے گی۔ عوام کو ہماری نیت پر شک نہیں۔ سیاسی جماعتیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور ملکی مفادات میں ہونے والے کاموں میں حکومت کا ساتھ دیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گورنر ہاؤس میں ایک لاہور کے مقامی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ دو تین سیاسی پارٹیاں بھارت سے فنڈ لیتی ہیں۔ 4 فرقہ وارانہ جماعتوں پر لازماً پابندی عائد کردی جائے گی۔

بینک قرضے معاف کروانے والوں کی فہرست

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اور فل بنچ نے 1985ء سے بحالی جمہوریت کے بعد سے اب تک بینکوں سے قرضے لے کر انہیں معاف کروانے والوں کی فہرستیں طلب کرلی ہیں۔ عدالت نے وفاقی حکومت کے ڈپٹی اٹارنی جنرل کو حکم دیا کہ وہ فہرستوں کے ساتھ ساتھ دیگر تفصیلات سے بھی عدالت کو آگاہ کریں۔

یکم مئی سے آٹا مہنگا

فلور ملز مالکان یکم مئی سے آٹے کی قیمتوں میں اضافہ کردیں گے۔ پرچون میں 20 کلو آٹے کے تھیلے کی قیمت 159 روپے سے بڑھ کر 184 روپے ہو جائے گی۔ نئے نرخوں کی حتمی منظوری فلور ملز ایسوسی ایشن پنجاب کے اجلاس میں دی جائے گی۔ محکمہ خوراک پنجاب نے تمام فلور ملوں کو آگاہ کردیا ہے کہ وہ 30- اپریل کے بعد فلور ملوں کو گندم فراہم نہیں کرے گا۔ اور فلور ملیں اوپن مارکیٹ سے گندم خریدیں گی۔ اس طرح یکم مئی سے فلور ملیں 300 روپے فی من کے حساب سے گندم خریدیں گی۔ جبکہ محکمہ خوراک فلور ملوں کو 260 روپے فی من گندم فراہم کرتا تھا۔

باڑہ مارکیٹ کے تاجروں میں خوف و ہراس

باڑہ مارکیٹوں کے خلاف یکم مئی سے حکومت کی جانب سے شروع ہونے والے آپریشن نے تاجروں میں شدید خوف و ہراس پیدا کردیا ہے۔ بلوچستان' سرحد اور قبائلی علاقوں کی باڑہ مارکیٹوں میں مکمل ہڑتال رہی۔ جبکہ پنجاب میں تاجروں نے یکم مئی کا اعلان کر رکھا ہے۔

سیاسی جماعتوں کے تعاون کا خیر مقدم

چیف ایگزیکٹو کے مشیر برائے قومی امور و اطلاعات جاوید جبار نے کہا ہے کہ جمہوری نظام کی بحالی کے پہلے مرحلے کا ٹائم فریم دے دیا گیا ہے۔ مو[جودہ] حکومت سیاسی ہے لیکن جانبدار نہیں۔ [سیاسی] جماعتوں کے تعاون پر ان کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

مریم میڈیکل سنٹر
نزد یادگار چوک دار الصدر جنوبی ربوہ
Service to Humanity
*الٹراساؤنڈ (ماہر لیڈی ڈاکٹر کی زیرنگرانی) صرف 200 روپے
*ای سی جی
* کلینیکل لیبارٹری اور پتھالوجی کے لئے لاہور میں پتھالوجسٹ سے رابطہ
* 24 گھنٹے ایمرجنسی سروس (گائنی - میٹرنٹی سرجیکل - میڈیکل ایمرجنسی سروس)

ڈاکٹر مبارک احمد شریف	ڈاکٹر رشیدہ فوزیہ
فزیشن اینڈ سرجن	الٹراساؤنڈ سپیشلسٹ اینڈ
فون نمبر 213944	گائنی کالوجسٹ

CPL No. 61

Natural goodness

Shezan

Fruitfully Yours

The Largest Manufacturer of Fruit Products in Pakistan.

adcom 1065/99